

ایک غمگین اقرار

نمبر 3530

ایک خطبہ

شائع شدہ: جمعرات، 21 ستمبر، 1916

بیان کردہ: سی۔ ایچ۔ سپرجن

مقام: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوننگٹن

"ہم نے گویا اُس سے اپنے منہ چھپا لیے۔"  
(یسعیاہ 53:3)

تم میں سے بعض کے بائبل کے حاشیہ میں یہ ترجمہ یوں ملے گا: "اُس نے گویا ہم سے اپنا چہرہ چھپا لیا۔" عبرانی متن کا لفظی ترجمہ یوں ہوگا: "وہ ایسا تھا جیسے چہروں کا چھپایا جانا اُس سے" یا "ہم سے۔"

بعض اہل تحقیق کا گمان ہے کہ یہ الفاظ ہمارے خداوند کی ایسی انتہائی عاجزی اور گہری تحقیر کو بیان کرنے کے لیے استعمال کیے گئے ہیں کہ وہ کوڑھی کی مانند تھا، جو اپنا چہرہ ڈھانپ کر پکار اٹھتا، "ناپاک، ناپاک!" تاکہ لوگ اُس سے دور رہیں۔ وہ مردود اور ذلیل گردانا گیا، ایسا جیسے کسی مہلک بیماری کے سبب سب اُسے ترک کر چکے ہوں۔

دوسرے مفسرین کا خیال ہے کہ ہمارے خداوند کے طویل اور شدید غم کے باعث اُس کا چہرہ اس قدر دکھ اور کرب کی تصویر بنا ہوا تھا کہ لوگ اُس کی طرف دیکھنے کی ہمت نہ رکھتے تھے۔ وہ اُس کی طرف یوں دیکھنے سے کتراتے تھے جیسے وہ حیرت اور دہشت میں آ گئے ہوں۔ وہ پیشانی جو فکر کی گہری لکیروں سے کندہ تھی، وہ رخسار جو شدید رنج و غم کے نشانات سے چُور تھے، وہ آنکھیں جو غم و الم کی تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھیں، وہ جان جو اس قدر بوجھل اور شکستہ تھی کہ موت تک کا صدمہ جھیل رہی تھی۔

ممکن ہے ایسا ہی ہو، مگر ہم قطعی طور پر نہیں کہہ سکتے۔ پس، یوں ہی جانے دو۔ لیکن میں ایک واضح اور عملی نکتہ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ایک الزام ہے جس کے تحت ہمیں سب کو مجرم ٹھہرنا ہوگا۔ اُو، ہم عاجزی سے جھک جائیں اور اُس کے زخمی پاؤں کے قریب بیٹھ کر اپنے دل پر یہ الزام رکھیں کہ ہم نے اپنے مہربان ترین دوست کی کیسی بے قدری کی۔ جب "ہم" نے گویا اُس سے اپنے منہ چھپا لیے۔

ہم نے یہ کئی مواقع پر اور کئی طریقوں سے کیا ہے۔ کہاں سے آغاز کروں؟ افسوس! بعض کے لیے تو یہی کافی ہوگا کہ اُن کے الفاظ اور افعال محض حقارت اور گستاخی سے لبریز ہیں۔ اُن کی گفتگو اس قدر بے حرمتی پر مبنی ہے کہ اُن کا جرم کسی بھی پردے میں نہیں چھپ سکتا۔

—بعض اوقات، لوگ یسوع سے اپنا چہرہ چھپاتے ہیں

اُس کی بے قدری اور تحقیر I.

کیسی حیرت انگیز اور دردناک حقیقت ہے! وہ جو جلال کا خداوند ہے، آسمان اور زمین کا خالق، جس نے بنی آدم پر شفقت کرتے ہوئے ہماری مانند جسم اختیار فرمایا—کیا ہم پھر بھی اُسے نظر انداز کریں؟ وہ جو انسان کی صورت میں پایا گیا، جس نے اس فانی حیات کے سب دکھ اور مصیبتیں جھیلیں، حتیٰ کہ موت کے ہولناک تجربے سے گزرا—کیا ہم اُسے رُسوا کریں یا اُسے عزت و توقیر دیں؟ بلاشبہ، وہ تمام انسانوں کی تعظیم کے لائق ہے۔

کبھی کبھی میرا دل یہ محسوس کرتا ہے کہ اگر اُس نے میری جان نہ بھی چھڑائی ہوتی، تب بھی میں صرف اس حقیقت کی بنا پر اُسے سجدہ کرتا کہ اُس نے دوسروں کو مخلصی بخشی۔ اگر میں نے اُس کی محبت کا ذائقہ کبھی نہ بھی چکھا ہوتا، تب بھی اُس کی محبت کی داستان ایسی ہے کہ میں بے اختیار اُس کے قدموں میں گر کر اُسے پوجتا۔ اُس کا کردار ہماری تعریف کا متقاضی ہے اور ہمارے دل کے سب سے نرم جذبات کو جھنجھوڑتا ہے۔ مسیح کی محبت ایسی بے غرض تھی، ایسی بے لوث اور ایسی مستقل، کہ اُس نے ہر مثال کو مات دے دی، اور ہر اُس تصور سے بلند و بالا ثابت ہوا جسے انسانی ذہن نے کبھی سوچا ہو۔

کسی شخص کی محبت اس سے زیادہ نہیں ہو سکتی کہ وہ اپنے دوستوں کے لیے اپنی جان دے دے۔ یہیں پر مخلوق کی سخاوت اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہے، اور محض انسانی محبت اپنی آخری حد پر آ جاتی ہے۔ مگر "خدا اپنی محبت کی خوبی ہم پر یوں

ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم گناہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر مولا۔ اور یہ بابرکت بستی، مسیح یسوع، شخصی طور پر اپنی محبت کو اپنے دشمنوں، اپنے ستانے والوں، اور اپنے قاتلوں پر آشکارا کرتا ہے۔

پھر بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جو اُس کے نام کی تحقیر کرتے ہیں جبکہ اُس کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ جیسے ہی ہم اُس کے بارے میں کلام کرتے ہیں، وہ اپنی نفرت کے طوفان چھوڑ دیتے ہیں۔ حیران کن ہے کہ وہ نام جو سراسر جلال سے معمور ہے، جو صلح اور سلامتی کا پیامبر ہے، جو خیر مطلق کی علامت ہے، جو تمام نوع انسانی کو ایک اخوت میں باندھنے والا ہے۔ اُس نام کو، انسانی طبیعت کی سرکشی کے سبب، حقارت و رسوائی کا نشانہ بنایا گیا۔ ہر دور میں انہوں نے اپنے نجات دہندہ کو نہ پہچانا، اور اپنے وقت کی مخلصی کے پیغام کو رد کر دیا۔ یوں اُس کا نام بنی آدم کے درمیان غصے اور مخالفت کو بھڑکاتا رہا، جہاں اُسے عزت و محبت پیدا کرنی چاہیے تھی۔

کچھ لوگ اپنی مخالفت کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ وہ اُس کی شخصیت کے رُتبے کو ماند کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ شکر ہے کہ کھلم کھلا دہریوں کی تعداد کم ہو رہی ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ ٹام پین جیسے گستاخانہ اور جھگڑالو کلمات پھر کبھی زمین پر نہ سنائی دیں۔ آج کے دور میں کچھ خود ساختہ "مفکرین" زیادہ مہذب لب و لہجہ رکھتے ہیں، اور زیادہ محتاط زبان استعمال کرتے ہیں، مگر اکثر وہ اُسی شدید نفرت اور زہر سے بھرے ہوتے ہیں جیسے پہلے زمانے کے ناپاک گستاخ، جو ہم سے پہلے گزر گئے۔ اس لیے مسیح کی ذات کو آج بھی یونانیوں اور غیر قوموں، دونوں کے ہاتھوں تحقیر و تضحیک کا سامنا ہے۔

اور کیا ایسے لوگ نہیں جو یسوع ناصری کی نیکی اور فیاضی کی مثال سے تو محبت جتاتے ہیں، مگر اُسے ہمارے نجات دہندہ کے طور پر رد کر دیتے ہیں؟ وہ اُس کے کفارہ اور فدیہ کو قبول نہیں کر سکتے۔ یسعیہ نبی اس باب میں مسیح کو اُس برہ کی مانند پیش کر رہا ہے جو ذبح ہونے کے لیے لے جایا گیا، جو ہمارے گناہوں کا کفارہ تھا، جو ہماری سزا کو اپنے اوپر لے چکا۔ مگر بعض لوگوں کو یہ خوشخبری بُری لگتی ہے! وہ نیابت، وکالت، اور کفارہ کے عقیدہ کا مذاق اڑاتے ہیں، حتیٰ کہ اُس سادہ "حقیقت پر بھی طنز کرتے ہیں کہ" اُس نے آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر صلیب پر اٹھا لیا۔

یہ لوگ باسانی تسلیم کر لیتے ہیں کہ وہ ایک عظیم انسان دوست، ایک لاجواب معلم، اور ایک الہامی نبی تھا۔ مگر یہ کہ ہماری بدکرداری کا بوجھ اُس پر ڈالا گیا، کہ وہ ہماری جگہ سزا یافتہ ہوا، کہ وہ راست باز ہو کر ناراستوں کی خاطر مارا گیا۔ اسے وہ رد کر دیتے ہیں، گویا یہ ایک بے بنیاد کہانی ہو۔ حالانکہ یہی سب سے عظیم سچائی ہے، سب سے جلیل تصور ہے، جو حتیٰ کہ ایک سادہ ذہن بھی سمجھ سکتا ہے۔ اہل علم اس عقیدے میں کوئی منطقی نقص نہیں نکال سکتے۔

مگر نہ علم اور نہ منطق اس میں کچھ کر سکتی ہے۔ وہ دل جو اس پر ایمان لاتا ہے، وہی اس کی قدر کو جانتا ہے۔ "اُس نے مجھ سے محبت رکھی اور اپنے آپ کو میرے لیے دے دیا" فرشتے اس کی خبر سنتے ہی گیت گاتے ہیں! کیسی حیرت کی بات ہے کہ زمین پر کچھ لوگ اتنے "عقلمند" ہیں کہ اس پر طنز کرتے ہیں اور اسے محض اپنی حقارت کا نشانہ بناتے ہیں! وہ مصلوب نجات دہندہ سے اپنے چہرے چھپاتے ہیں۔ اور پھر وہ اُس کی خوشخبری کے دیگر عقائد پر بھی حقارت کی نظر ڈالتے ہیں۔

وہ محض اس بنیادی اور اساسی سچائی کی مخالفت پر قناعت نہیں کرتے، بلکہ الہام کی دیگر باتوں کو بھی مذاق اور ٹھٹھے کا نشانہ بناتے ہیں۔ اگر کسی کا دل بنسی مذاق پر مائل ہو، اور وہ استہزا کی راہ اختیار کرنا چاہے، تو وہ لانتہا حکمت میں بھی بیوقوفی ڈھونڈ نکالے گا۔ بلکہ اگر اُس کی آنکھیں جھوٹ سے بھری ہوں، تو وہ بے عیب خدا میں بھی نقص تلاش کرے گا۔ اگر کسی کا ارادہ تمسخر اور تحقیر کرنے کا ہو، تو اُسے مواقع بھی وافر میسر آئیں گے۔

اور کس قدر حقارت کے ساتھ خداوند کے لوگوں کو ٹھکرایا جاتا ہے! کہا جاتا ہے کہ مسیح کے پیروکار نادار، جاہل اور غیر تعلیم یافتہ لوگ ہیں، اور زمین کے بڑے اور نامور لوگ، یا اہل علم بہت کم اُس کے نجات دہندہ ہونے کا اقرار کرتے ہیں! لیکن یہ تو ہمیشہ سے ایسا ہی رہا ہے۔ تاہم وہ دن آئے گا جب خداوند اپنی برگزیدگی کو ثابت کرے گا اور دکھائے گا کہ اُس کا انتخاب انسان کی ناموری سے کہیں اعلیٰ و ارفع ہے۔ اگرچہ وہ دنیا کے حقیر اور بے حقیقت لوگوں کو چنتا ہے، مگر انہی کے ذریعے وہ اُس دن سرفراز ہوگا جب اُس کے دشمن خاک میں ملا دیے جائیں گے۔

کیا میں کسی ایسے شخص سے مخاطب ہوں جس نے خداوند یسوع مسیح کو حقیر جانا؟ اے میرے دوست! تم نہیں جانتے کہ تم نے کیا کیا! تمہاری بے باکی کا کوئی عذر نہیں، سوائے تمہاری لاعلمی کے۔ اور رہی تمہاری لاعلمی، تو وہ بھی ناقابل معافی ہے۔ اگر تم خداوند کو جانتے ہوتے، تو کبھی اُس کی تحقیر نہ کرتے۔ میں تم سے التماس کرتا ہوں، ذرا سوچو! کیا تم نے اُس کے کردار پر کبھی غور کیا ہے؟ کیا تم نے کبھی تحقیق کی ہے کہ آیا وہ واقعی مسیحا ہے؟ کیا تم نے اُس کی الوہیت کے ثبوت کو پرکھا ہے؟

اگر نہیں، تو تمہیں اپنی نادانی پر شرمندہ ہونا چاہیے۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ تم نے محض تعصب کی بنا پر اُسے رد کر دیا ہو، اُس بستی کو جس میں ہماری تمام اُمیدیں بندھی ہیں، جس نے ہمیں مایوسی کی انتہا گہرائیوں سے نکال کر اطمینان قلب بخشا؟ وہ

جو ہمارے لیے اس قدر عزیز ہے کہ اگر ضرورت پڑے تو ہم اُس کے لیے جان بھی دے سکتے ہیں؟ اُسے رنجیدہ نہ کرو۔ اُس کی محبت کے حق کو رد نہ کرو۔ اُس کے مبارک نام کی بے حرمتی نہ کرو۔ وہ ہمارا ایسا دوست ہے جس کی مانند ہمیں کوئی اور نہیں ملا۔ کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ تم ہمارے گواہی پر کان دھرو اور خود اُس کے پاس جاؤ، تاکہ دیکھو کہ آیا وہ تمہیں نجات دے سکتا ہے اور تمہیں بھی ہماری سی خوشی میں شریک کر سکتا ہے؟ اگر وہ تمہیں رد کر دے، یا اگر تم اُسے اُس کے وعدوں میں بے وفا پاؤ، تو پھر تم اُس کے خلاف بولنا۔ مگر ہم تم سے التماس کرتے ہیں کہ کسی جواز کے بغیر اُس پر زبان طعن نہ کھولو۔

جو اُس چٹان پر اپنا گھر بناتا ہے، وہ مضبوطی سے قائم رہتا ہے، مگر افسوس اُس شخص پر جو اس چٹان سے ٹکرا جاتا ہے! وہ ضرور پاش پاش کر دیا جائے گا۔ جس طرح مسیح خدا ہے، اُسی طرح یہ بھی اٹل حقیقت ہے کہ جو اُس کی مخالفت کرتے ہیں، وہ ایک دن حیرت میں پڑیں گے اور ہلاک ہو جائیں گے۔ خطرہ قریب آ رہا ہے، کیونکہ وہ دن نزدیک ہے۔ جس جلالی ظہور کا مقدسین انتظار کر رہے ہیں، وہ ہر متکبر اور مغرور کو نیست و نابود کر دے گا، ہر اُس چیز کو جو اونچی اور سرفراز ہے، پست کر دے گا۔ میں اس بولناک منظر پر زیادہ دیر نہ ٹھہرنا چاہتا، مگر تمہیں تاکیدا نصیحت کرتا ہوں کہ اسے دل سے لگاؤ۔

—اور وہ دوسری، اور زیادہ عام راہ جس سے لوگ مسیح سے اپنا منہ چھپاتے ہیں، وہ یہ ہے

## اپنی بے پروائی، بے حسی، اور غفلت کے سبب II

افسوس! ہم سب اس معاملے میں قصور وار ہیں یا رہے ہیں۔ اے میرے پیارے مسیح میں عزیزو، مجھے اجازت دو کہ تمہیں ذرا پیچھے لے چلوں، اُس وقت کی طرف جب تم مسیح میں تبدیل نہ ہوئے تھے۔ کیا اُس وقت یسوع تمہاری محبت کے لائق نہ تھا، جیسے کہ وہ اب ہے؟ کیا وہ اُسی طرح جلالی اور لائق تعظیم نہ تھا؟ مگر دیکھو، کتنی مدت تک تم نے اُس سے اپنا چہرہ چھپائے رکھا! تمہیں وہ دن ضرور یاد ہوں گے جب تم اُس کے بارے میں سننا بھی گوارا نہ کرتے تھے۔ کسی بھی قسم کی تفریح تمہارے لیے زیادہ دلکش تھی بہ نسبت اُس گفتگو کے جو تمہارے نجات دہندہ اور بادشاہ کے متعلق ہوتی۔

اُس کے نام میں جو مٹھاس آج تم محسوس کرتے ہو، وہ کبھی تمہیں بے کیف لگتی تھی۔ تم نے واعظ سنے، مگر اُن پر دھیان نہ دیا۔ شاید تم میں سے کچھ لوگ محض مجبوری کے تحت عبادت گاہ میں جاتے تھے، مگر عبادت کا کوئی بھی حصہ تمہارے دل کو نہ بھاتا تھا۔ تم مجمع میں شامل تو ہوتے، مگر نہ خداوند کو دیکھ پاتے، نہ اُس کے قریب آتے۔ وہ لمحے تمہارے لیے بوجھل تھے، اور جب وہ ختم ہو جاتے، تو تمہیں رہائی ملتی۔ تم سنتے ضرور تھے، مگر جو کچھ ایک کان سے سنا، وہ دوسرے کان سے نکل گیا، بلکہ شاید وہ تمہارے دماغ تک پہنچا ہی نہیں تھا۔

تم نے مسیح کے بارے میں جاننے کی کوئی خواہش نہ رکھی، حالانکہ وہی تمہارا حقیقی نجات دہندہ اور جائز بادشاہ ہے۔ اگر تم بازار میں ہوتے، اور کوئی تمہیں مال کی قیمتوں کے اتار چڑھاؤ کے بارے میں بتاتا، تو تم نہایت توجہ سے سنتے، اور جو کچھ تمہارے کاروبار سے متعلق ہوتا، اُسے فوراً یاد بھی رکھ لیتے۔ مگر افسوس! اُن دنوں مسیح تمہارے لیے کچھ نہ تھا۔ مبلغ چاہے کتنی ہی محنت سے اُسے بلند کرتا، چاہے اُنسو بہا کر تمہیں جتنا کہ اگر تم نے اُسے رد کیا تو ہلاک ہو جاؤ گے، پھر بھی تم پر کچھ اثر نہ ہوتا۔ تمہیں کوئی پروا نہ تھی کہ تم ہلاک ہوتے ہو یا نہیں۔ تم نے کبھی مسیح کے بارے میں سنجیدگی سے غور ہی نہ کیا۔ تمہارے سامنے اُس کی ذات پیش کی گئی، مگر تم نے اُس سے اپنا چہرہ چھپا لیا۔

اگرچہ تمہارے گھروں میں بائبل موجود تھی، جو یسوع مسیح کی گواہی دیتی ہے، مگر تم نے کبھی اُس کی تلاش نہ کی۔ شاید کبھی کبھار تم نے کتاب کو کھول کر کوئی باب پڑھ لیا، یا کہیں سے ایک آیت نکال لی، اور اپنے اس "نیک عمل" پر خوش ہو لیے، مگر یہ کہ تم نے کلام کو باقاعدہ کھنگالا ہو، حوالہ کو حوالہ سے، اور روحانی باتوں کو روحانی باتوں سے ملایا ہو، تاکہ تم مسیح یسوع کو پہچان سکو، جو اُس کھیت میں چھپے موتی کی مانند ہے — ایسا کچھ تم نے نہ کیا۔

کچھ نوجوان جو برسوں پہلے اپنی تعلیم کے لیے دن رات ایک کیے ہوئے تھے، جو پیشہ ورانہ کتب کا مطالعہ کرتے، جو علم میں کمال حاصل کرنے کے لیے صبح سویرے اٹھتے اور رات گئے تک جاگتے، مگر کبھی یہ نہ سوچا کہ اپنے نفس کی بابت تحقیق کریں، اور اُس خداوند کے بارے میں سیکھیں جس نے اُن کی جان اپنے خون سے خریدی۔ تم نے ہر چیز کی جستجو کی، مگر نجات دہندہ کی نہیں۔ ہر ذمہ داری کو بخوبی نبھایا، مگر وہ فرض جو تمہارے خداوند پر تھا، اُسے پس پشت ڈال دیا۔ ساری دنیا حسین نظر آتی تھی، سوائے اُس کے جو "سراپا دلپسند" ہے۔

اور شاید، اُن ہی دنوں تمہاری کچھ ایسی دلچسپیاں بھی تھیں، جو بعد میں تمہارے لیے کڑواہٹ کا باعث بنیں۔ تمہاری محبتیں ایسی چیزوں میں تھیں، جو تمہیں ذلیل کرنے کے سوا کچھ نہ کر سکیں۔ اور یسوع؟ وہ جو تمہارا سب سے بہتر دوست تھا، جو تمہارے لیے بھلا چاہتا تھا، جو محض ایک نگاہ ایمان ڈالنے والے کو سرفراز کر دیتا ہے، جس کے نام میں تازگی ہے، جس کی محبت جنت کی ابتدا ہے — وہ سب پس پردہ ڈال دیا گیا تھا۔

میں تم سے یوں گویا نہیں ہو رہا جیسے تم ہی فقط اس ملامت کے مستحق ہو۔ میں اپنے بارے میں بھی کہتا ہوں، دل کی گہرائیوں سے شرمسار ہو کر۔ میں بھی اسی طرح مسیح سے اپنا چہرہ چھپائے رہا، اور سالہا سال یوں ہی گزر گئے۔ ضمیر کی خلش کے بغیر نہیں، ملامتوں کے بغیر نہیں، کیونکہ میں جانتا تھا کہ مجھے ایک نجات دہندہ کی کتنی سخت ضرورت ہے۔ نصیحتوں کے بغیر نہیں، کیونکہ میں دیکھتا تھا کہ دوسرے لوگ مسیح میں خوشی مناتے ہیں، جبکہ میرے پاس اُس کی نجات میں کوئی حصہ نہ تھا۔

مگر میں اُسے ٹالتا رہا، جیسے شاید تم میں سے کچھ کر رہے ہو— دنوں سے مہینوں تک، مہینوں سے برسوں تک، اور سوچتا رہا کہ کسی "فالتو وقت" میں مسیح کو اپنی زندگی میں جگہ دوں گا، جب میرے پاس اور کچھ کرنے کو نہ ہوگا۔ حالانکہ وہی میرا نجات دہندہ تھا، جس کا خون مجھے پاک کر سکتا تھا۔ اے میری جان، کاش میں اُس وقت خود کو جھنجھوڑ دیتا

میں نے ایک مبلغ کے بارے میں سنا، جو کئی برسوں تک بغیر ایمان کے منادی کرتا رہا، اور جب وہ سچے دل سے مسیح میں تبدیل ہوا، تو ایک نہایت سرگرم مبشر بن گیا۔ مگر ایک دن وہ شہر کی گلی میں گھوڑے پر سوار جا رہا تھا کہ اچانک رکا اور ایک دروازے کے باہر لیٹے ہوئے کتے کو چھڑی سے مارنے لگا۔ کسی نے پوچھا، "جناب مکفیل، آپ نے اُس کتے کو کیوں مارا؟" اُس نے جواب دیا، "کیونکہ وہ بالکل میرے جیسا تھا— دھوپ میں پڑا سوتا رہا، ایک گونگا کتا، جو بھونک نہ سکا— میں" اُسے چھڑی سے ضرب لگائی، مگر درحقیقت، میں خود کو سزا دینا چاہتا تھا

سچ تو یہ ہے کہ میں بھی اپنے دل پر چھڑی مار سکتا ہوں، یہ سوچ کر کہ کس قدر ہفتے، مہینے اور سال گزر گئے، اور میں نے جان بوجھ کر اپنے عزیز خداوند کو نظر انداز کیے رکھا، اُس کی محبت کو فراموش کیا، اُس کے دل کی سسکیوں کو نہ سنا، اُس کے لہو سے تر ہوتا کو نظر انداز کر دیا! کیا یہ کلام کسی کے دل پر اثر نہیں کرتا؟ کیا کوئی ایسا نہیں جو خود کو اس حوالے سے سزاوار سمجھے؟

مگر ہم اسی نادانی کی ایک اور صورت کی طرف بڑھتے ہیں— بہتوں نے اُسی طرح اپنے چہرے اُس سے چھپائے رکھا، اور

### III.

کسی اور ذریعہ نجات کو، ایمان کے وسیلہ سے مسیح میں نجات پر ترجیح دینا

بزرگ خوشخبری کی حقیقت یہی ہے کہ جو کوئی مسیح کی طرف نظر کرے، وہ نجات پائے گا۔ جیسے ہی ایمان، اپنی روشن آنکھوں سے مصلوب مسیح کو دیکھتا اور اُس پر بھروسا رکھتا ہے، وہ شخص جو اُس ایمان کو اپناتا ہے، بخشا جاتا ہے، چھڑایا جاتا ہے، نجات پاتا ہے۔ مگر جب ہم اپنی جانوں کے بارے میں فکرمند ہونے لگے، ہمیں یہی سکھایا گیا۔ کچھ کو یہ بات بالکل صاف بتائی گئی، اور کچھ کو شاید اتنی وضاحت سے نہیں، لیکن ہمیں یہ طریقہ پسند نہ آیا کہ فقط ایمان کے وسیلہ سے نجات ملتی ہے۔ کیا ہم نے اپنے نیک اعمال کے ذریعہ نجات حاصل کرنے کی کوشش نہ کی؟ اوہ! ہم نے یہ کرنے کی کوشش کی، اور وہ بھی، اور دوسری بہت سی باتیں۔ ہم نے اِس راہ میں اپنی اصلاح کرنے کا عزم کیا، اور اُس راہ میں ترقی کرنے کی جستجو کی، اور کوشش کرتے رہے۔

اوہ! میں اپنی نادانی پر افسوس کرتا ہوں کہ میں نے کیسی کیسی نیک نیتیاں باندھیں! میں نے انہیں بچوں کی مانند صابن کے بلبلے کی طرح پھلایا۔ وہ بلبلے بڑے خوشنما تھے، ہر رنگ کی جھلک رکھتے تھے، مگر جیسے ہی چھوا، وہ تحلیل ہو گئے۔ وہ کسی کام کے نہ تھے— یہ ابدی اُمیدوں کی بنیاد رکھنے کے لئے کمزور چیزیں تھیں۔ اوہ! ہماری وہ کوششیں! کیسی مشقت تھی، اور کیسا تھوڑا نتیجہ برآمد ہوا! جب بھی ہم اپنے آپ سے کچھ مطمئن ہونے لگتے، ہمیں شکست کا سامنا کرنا پڑتا۔ جیسے ہی ہم نے کہا، "اب میری بُرج قائم رہے گی،" زلزلہ آیا اور سب کچھ خاک میں مل گیا۔

پھر، اگر ہمیں یاد ہو، تو ہم نے اپنے احساسات کا سہارا لیا، ہم نے کہا، "یہ نہیں ہو سکتا کہ میں جس حالت میں ہوں، اگر محض مسیح پر ایمان لے اؤں تو نجات پا جاؤں۔ مجھے کچھ نہ کچھ محسوس کرنا چاہیے۔" پس ہم سخت کتابوں کی طرف لپکے، موت، عدالت اور ہلاکت کی بولناک تصویر کشی کی طرف متوجہ ہوئے— مجھے خوب یاد ہے کہ بیکسٹر کی کتاب کال ٹو دی ان کنورٹڈ نے میرے دل میں گہرا زخم ڈالا اور میرے خوفناک اندیشوں کو جھنجھوڑ دیا۔ ہم کسی ناقابل بیان تجربے کے خواہاں تھے، اور جب ہمیں کچھ گہرا پٹ اور دلی پریشانی محسوس ہونے لگی، تو ہم نے پایا کہ یہ چیز بھی اطمینان اور دل کے سکون کا باعث نہ بنی، کیونکہ جتنا زیادہ ہم محسوس کرتے، اتنا ہی کم ہمیں یقین ہوتا کہ یہ حقیقی احساسات ہیں۔

پس جب ہم نے اپنے احساسات کے بل پر نجات حاصل کرنے کی کوشش کی، تو ہم نے پایا کہ یہ بھی ناکام رہا، جیسے کہ اعمال کے ذریعہ حاصل کرنے کی کوشش ناکام ہوئی تھی۔ اور اس تمام عرصہ میں نجات دہندہ کھڑا یہ سادہ نصیحت دے رہا تھا، ”مجھ“

”اُپر نظر کرو اور نجات پاؤ، اے زمین کی تمام انتہاؤ

پھر بھی ہم نے اپنے آپ کو اپنے پردوں میں لپیٹ رکھا، اور گویا اپنے چہرے اُس سے چھپا رکھے۔ ہم مسلسل اپنی ذات پر نظر جما کر بیٹھے رہے، اور نیک لوگوں کی سوانح میں اس احساس اور اس کیفیت کی تلاش میں مصروف رہے، جبکہ ہم نے مسیح کی طرف نگاہ اٹھانے سے گریز کیا۔ اور جب ہم اُس جھوٹی پناہ سے دھتکار دیے گئے، تو ہم نے ایک اور خوش فہمی کو اپنا لیا۔ یہ سوچ کر کہ ہم دعا کے ذریعے آسمان میں داخل ہو جائیں گے، ہم نے دعا مانگنا شروع کی۔ یہ بات بالکل درست ہوتی اگر ہم نے دعا کو ایمان کے حکم سے پہلے نہ رکھا ہوتا۔ ”جو ایمان لائے اور بیٹسمہ لے وہ نجات پائے گا“—یہی خوشخبری ہے۔ لیکن ہم اپنے خداوند پر مکمل بھروسہ کرنے کے لئے آمادہ نہ تھے۔ ہم نے ارادہ کیا کہ دعا کریں گے۔ دعا ہمیں ایک مناسب عمل، خدا کے نزدیک پسندیدہ فریضہ اور قابل تعریف چیز محسوس ہوئی۔ مگر ہم نے یہ نہ سمجھا کہ ہمیں پہلے روحانی طور پر زندہ ہونے کی ضرورت ہے تاکہ ہم صحیح طور پر دعا کر سکیں۔

ہم نے روزمرہ کی دعا کو ایک طرح کی کلیسیائی رسم سمجھ لیا، گو اس میں کوئی حقیقی دلی لگاؤ نہ تھا، مگر ہم نے خیال کیا کہ اس عادت کو اپنانے سے کوئی بھلائی حاصل ہوگی۔ لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ ہماری دعائیں محض رسم بن گئیں، اور ہم نے بے فائدہ اپنے آپ کو پریشان کیا۔ ہم نے پایا کہ ہم دعا بھی نہیں کر سکتے۔ اوہ! ہم کیسے بے وقوف تھے! ہم سب کیسے بے وقوف ہیں! کہ نجات کے لئے مسیح کے سوا کسی اور کی طرف نظر ڈالیں

خدا باپ نے مسیح کو گناہ کا کفارہ ٹھہرایا ہے۔ اگر خدا نے ایسا کیا ہے، تو کیا میں اس پر مطمئن نہیں ہو سکتا؟ اگر خدا نے مسیح کو میرے بدلے قبول کر لیا ہے، اور وعدہ کیا ہے کہ اگر میں مسیح پر ایمان لاؤں تو نجات پاؤں گا، تو پھر میں کیوں کسی اور راستہ میں سکون، معافی، اور کامل نجات تلاش کروں؟ کیا خدا کا طریقہ میرے لئے کافی نہیں؟ اگر خدا نے اُسے قبول کر لیا ہے، تو میں اس میں خوشی کیوں نہ مناؤں؟

اوہ! عزیزو، اگر ہم نے اپنے چہرے چھپائے ہوئے ہیں، تو آئیے ابھی اُنہیں بے نقاب کریں، اور اگر وہ گناہ سے سیاہ ہیں، تو آئیے، صلیب کی طرف سیاہ چہرے کے ساتھ نظر کریں، اور کہیں، ”اے گناہگاروں کے نجات دہندہ، میں، جو سب سے بدتر ہوں، تجھ ہی پر مکمل بھروسہ رکھتا ہوں! میں اب روشنی سے منہ نہ چھپاؤں گا، بلکہ میں تیری طرف نظر کروں گا اور اپنے سارے دل سے تجھ پر ایمان رکھوں گا۔“

ہم نے ایک اور طریقے سے بھی اپنا چہرہ اُس سے چھپایا۔ جب ہمیں یقین ہو گیا کہ ایک ہی درمیانی کے ذریعہ نجات ممکن ہے، —تو کیا ہمیں یاد ہے کہ پھر بھی ہم مسیح سے منہ موڑتے رہے

#### IV.

اُس پر مسلسل بے ایمانی کے ذریعہ؟

میں اسے اپنے تجربہ سے جانتا ہوں۔ میں نے اپنے آنسوؤں سے تر رومال اپنی آنکھوں کے سامنے رکھا۔ اس بات پر یقین نہ کر سکا کہ وہ ہماری مصیبتوں میں ہم سے ہمدردی رکھتا ہے۔ یہ افسردہ دلوں کی مایوسی کی ضد ہے۔ اُن کے دلی اضطراب نے اُنہیں نجات دہندہ سے دُور کر دیا ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ بعض لوگ اپنے ہی خلاف دلیل دیتے ہیں۔ اگر کسی گاؤں کے تمام غریب لوگوں کو کوئی عطیہ دیا جانا ہوتا، تو جو کوئی بھی حاجت مند ہوتا، وہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا کہ وہ اُسی گاؤں میں رہتا ہے تاکہ اُسے یہ نعمت ملے۔ اگر کوئی ایسا شخص ہوتا جس کا آدھا گھر ایک گاؤں میں اور آدھا دوسرے میں ہوتا، تو وہ ضرور ثابت کرنے کی کوشش کرتا کہ وہ اُسی گاؤں میں ہے جہاں نعمتیں بانٹی جا رہی ہیں، لیکن عجیب بات یہ ہے کہ بیدار ضمیر والے گناہگار یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ اُن لوگوں میں شامل نہیں جن کے لئے مسیح موا۔

یعنی "ابلیس کا وکیل" کہا جاتا تھا، *Advocatus Diaboli* روم میں جب کسی کو ولی قرار دیا جاتا تھا، تو ایک وکیل ہوتا جسے جو اُس شخص کے خلاف دلائل دیتا اور اُس کے خلاف تمام اعتراضات پیش کرتا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ بہت سے لوگ اپنے ہی خلاف ابلیس کے وکیل بن جاتے ہیں۔

میں تمہیں بتا سکتا ہوں کہ وہ کیسے دلیل دیتے ہیں، کیونکہ میں نے گھنٹوں ایسے لوگوں سے گفتگو کی ہے، اور اُن کی مخالفت کی صورت کچھ یوں ہوتی ہے:

"لیکن جناب، میں اپنی ضرورت کو محسوس نہیں کرتا۔"

"ہم جواب دیتے ہیں، "اگر تم شکستہ دل ہو کر مسیح کے پاس نہیں جا سکتے، تو شکستہ دل ہونے کے لئے مسیح کے پاس جاؤ۔"

"اوہ! لیکن جناب، میں محسوس کرتا ہوں کہ میں جانے کے لائق نہیں۔"

"تمہاری نالائقی ہی وہ واحد شہادت ہے جو وہ چاہتا ہے۔"

"لیکن مجھے نہیں لگتا کہ میں نے کافی توبہ کی ہے۔"

یہ سچ ہے، اور تم کبھی بھی اتنی توبہ نہیں کر سکو گے جتنی کرنی چاہیے، چاہے تمہارے آنسو ہمیشہ بہتے رہیں۔ تم اپنی توبہ کے استحقاق سے نجات نہیں پا سکتے۔ یسوع مسیح تمہاری سخت دلی کو بھی معاف کرے گا جیسے دوسرے گناہوں کو معاف کرتا ہے۔ اور اگر تمہیں زیادہ توبہ درکار ہے، تو اُس کے پاس جاؤ، کہ وہی تمہیں یہ عطا کرے گا۔

"اچھا، لیکن جناب، کیا آپ جانتے ہیں کہ مجھے خوف ہے کہ شاید میں منتخب لوگوں میں شامل نہیں؟"

ہم جواب دیتے ہیں، "شاید تم ہو، اور بہر حال تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ مسیح کے پاس جاؤ، کیونکہ اُس نے ہر مخلوق کو "دعوت دی ہے، وہ فرماتا ہے، 'جو کوئی چاہے وہ آ کر زندگی کے پانی کو مفت لے۔"

"آہ! جناب، لیکن آپ نہیں جانتے میری بے حسی بہت زیادہ ہے۔"

خیر، لیکن جب تک تم نجات دہندہ کے پاس نہیں آتے، تم کبھی بھی اپنی بے حسی سے نجات نہ پاؤ گے۔ اگر تم اُس کے پاس جاؤ اور اُس پر اپنا بھروسا رکھو، تو وہی تمہاری بے حسی دُور کرے گا۔ وہی تمہارے دل کے دروازے سے یہ پتھر ہٹا سکتا ہے۔"

ایک لمحے وہ کہتے ہیں کہ وہ کچھ محسوس نہیں کرتے، اور اگلے ہی لمحے وہ کہتے ہیں کہ وہ مایوسی کے ہولناک درد میں مبتلا ہیں۔ جب وہ تمہیں اپنے دل میں آنے والے خوفناک کفر کے خیالات کے بارے میں بتاتے ہیں، تو تم

کیونکہ لکھا ہے، "ہر قسم کا گناہ اور کفر انسانوں کو معاف کیا جائے گا، اور جو کوئی اُس پر ایمان لاتا ہے وہ مجرم نہیں ٹھہرایا جائے گا، خواہ وہ محسوس کرے یا نہ کرے۔"

خیر، میں نے اس معاملے کو اتنی بار دہرایا کہ میں تقریباً تھک چکا تھا، اور پھر اچانک وہی شخص، جسے میں تسلی دینے کی کوشش کر رہا تھا، وہیں سے دوبارہ شروع کر دیتا جہاں سے اُس نے آغاز کیا تھا، جیسے اُس نے پہلے کچھ کہا ہی نہ ہو۔ وہ پھر سے وہی اعتراضات دہراتا، اور اگر میں پچاس بار بھی اُسے جواب دیتا تو وہ بھی بار بار اپنی شکایات دہراتا، اور یوں وہ اپنی اس بیمار سوچ کو پروان چڑھاتا کہ شاید وہ خود نجات نہ پا سکے۔

تم ایک شخص کو دیکھتے ہو جو نیوگیٹ کی جیل میں موت کی کوٹھڑی میں رکھا گیا ہے، اور تم اُس کے پاس جا کر اُسے بتاتے ہو کہ ملکہ اُسے بلا معاوضہ معافی نامہ عطا کر رہی ہے۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ برگز اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر یہ نہ کہے گا، "مگر میں سمجھتا ہوں کہ اُسے قبول کرنے میں یہ یا وہ اعتراض ہو سکتا ہے۔" نہیں! وہ سوچے گا، "اگر کوئی اعتراض ہے تو وہ لوگ تلاش کریں جنہیں ایسا کرنے کا شوق ہے، یہ میرا مسئلہ نہیں۔"

اور یوں وہ جان جو مسیح کے پاس آنے کے لئے بلائی جاتی ہے، میں کہتا ہوں، اُسے اعتراضات کی پرواہ کئے بغیر آنا چاہیے، اور اگر کوئی اعتراضات ہیں تو کسی اور کو تلاش کرنے دو، لیکن اے غریب گناہگار، تو مسیح سے اپنا چہرہ مت چھپا، بلکہ جیسا تو ہے، ویسا ہی آ، اور کہہ، "اے میرے نجات دہندہ، اگر تو مجھے بچا سکتا ہے، تو بچا۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ تو بچا سکتا ہے۔ مجھے بچا لے۔ اگرچہ میں ہلاک بھی ہو جاؤں، تو بھی تیرا سہارا لے کر ہلاک ہوں گا۔" لیکن نہیں، اے گناہگار، آسمان اور زمین کا مٹ جانا زیادہ ممکن ہے بجائے اس کے کہ کوئی وہ جان ہلاک ہو جو اس پختہ ارادے کے ساتھ مسیح کے پاس آتی ہے۔

اپنی آنکھیں نجات دہندہ سے نہ چھپاؤ، کیونکہ یہ شیطان کا ایک ہولناک فریب ہے، جو جھوٹی عاجزی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں، یا یوں ظاہر کرتے ہیں، کہ اُن کے لئے یسوع پر ایمان لانا گستاخی یا غرور ہوگا۔ لیکن میں تمہیں سنجیدگی سے کہتا ہوں کہ بے ایمانی عاجزی نہیں بلکہ ایک گمراہ کن گھمنڈ ہے۔ سچی عاجزی نجات دہندہ پر بھروسا رکھتی ہے۔

کتنی پست ہے وہ ناشکری جو اُس کی سچائی پر داغ ڈالتی ہے اور اُس کے وعدوں کو قبول کرنے سے جھجکتی ہے۔

اے بھائیو، کبھی ہم نے بھی اپنا چہرہ اُس سے چھپایا تھا، اُنیں اب ہم اُن کے لئے دعا کریں جو آج بھی اپنا چہرہ چھپائے ہوئے ہیں، اور خداوند سے التجا کریں کہ وہ اُنہیں اپنی عزیز صلیب کی طرف متوجہ کرے۔ اور پھر اُنیں، نرمی سے اُن کے چہرے سے وہ پردہ ہٹا دیں جو اُن کی نظر کو دھندلا کر رہا ہے، اور اُن سے کہیں، "دیکھو، اپنے آنسوؤں کے درمیان سے دیکھو! ابھی دیکھو، کیونکہ مصلوب کی طرف ایک نظر ڈالنے میں زندگی ہے۔"

لیکن وقت ضائع نہ کریں، میں ڈرتا ہوں کہ ہم میں سے بعض کو ایک اور الزام کا اعتراف کرنا ہوگا، کہ ہم نے نجات پانے اور —اُس کی محبت کو جاننے کے بعد بھی، جیسا کہ تھا، اپنا چہرہ اُس سے چھپایا ہے

## V.

ہماری بے وقوفانہ شرم اور بزدلی سے

شاید میں یہاں کچھ ایسے مسیحیوں سے مخاطب ہوں جو اگرچہ خداوند سے محبت کرتے ہیں، مگر کبھی اُس کے نام کا اقرار نہیں کیا۔ عزیز بھائی، عزیز بہن، کیا تمہیں لگتا ہے کہ یہ درست ہے—کیا یہ وفاداری ہے؟ اگر اُس نے اپنی محبت تم سے چھپائے رکھی ہوتی، اور کھل کر تمہارا ساتھ نہ دیا ہوتا، اور تمہاری نجات کے لیے اپنی جان نہ دے دی ہوتی، تو آج تم کہاں ہوتے؟ لیکن اُس نے دلیری سے اعلان کیا کہ وہ ہمیں "بھائی" کہلانے سے نہیں شرماتا، اور اپنے قول کا سچا ثابت ہو کر اُس نے بھائی ہونے کا فرض نبھایا اور ہماری نجات کا کام مکمل کیا۔ جب یسوع مسیح نے ہم سے شرم محسوس نہ کی، تو ہمیں بھی اُس سے شرم محسوس کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

مگر میں سوچتا ہوں کہ میں اکیلا ہی آسمان کی بادشاہی میں جا سکتا ہوں، "کسی نے کہا، "کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں" مسیح کا اقرار کروں اور بعد میں کہیں اُس کی بے عزتی کر بیٹھوں، تو دوسروں کے ایمان کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔" اور کیا تمہیں نہیں لگتا، میرے عزیز بھائی، کہ تم ایسی بات کہہ کر پہلے ہی اُس کی بے عزتی کر رہے ہو؟ "اوہ! لیکن اگر میں کسی گناہ میں گر جاؤں؟" نہیں، کیا تمہیں نہیں لگتا کہ تم پہلے ہی ایک گناہ میں جی رہے ہو، جب تم وہ کرنے سے انکار کر رہے ہو جس کا وہ تم سے تقاضا کرتا ہے—یعنی تم اُس کا اقرار لوگوں کے سامنے کرو؟ اُس کا وعدہ ہے کہ جو دل سے ایمان لاتا ہے اور زبان سے اُس کا اقرار کرتا ہے، وہ نجات پائے گا۔ یا جیسا کہ یہ ایک اور جگہ لکھا ہے، "جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے" (جو "اُس کا کھلم کھلا اقرار ہے) "وہ نجات پائے گا۔"

میں تم سے التجا کرتا ہوں، بزدلی نہ دکھاؤ۔ تم کہتے ہو، "اگر میں اقرار کر لوں اور پھر گر جاؤں؟" کیا تمہیں لگتا ہے کہ زیادہ محفوظ جگہ وہ ہے جہاں تمہارا خداوند تمہیں بلا رہا ہے، یا وہ جہاں تم خود کو رکھنا چاہتے ہو؟ اگر تم اُس کے پیروکار ہو، تو آگے آؤ اور اُس کی وردی پہنو۔ میں سوچتا ہوں کہ ہماری حکومت کیا کہے گی اگر ملکہ کے سپاہی اپنے سرخ کوٹ اتار دیں اور احتجاج کریں، "ہم اس یونیفارم کے بغیر بھی اتنے ہی اچھے اور وفادار سپاہی رہ سکتے ہیں جتنے اس کے ساتھ ہیں۔" ان پر بغاوت کا شبہ کیا جائے گا، اور وہ غدار سمجھے جائیں گے۔ اور کیا یہاں کوئی غدار نہیں؟ میں چاہوں گا کہ ایک افسر تمہارے بیچ سے ہو کر گزرے اور تمہیں ڈھونڈ نکالے

،کیا تم صلیب کے سپاہی ہو،

برہ کے پیروکار ہو؟

،تو پھر تم اُس کے مشن کا اعتراف کرنے میں شرماتے کیوں ہو،  
"یا اُس کے نام کا اقرار کرنے سے ڈرتے کیوں ہو؟"

آؤ، بھائیو، آگے آؤ! اگر تم اپنے آقا کی برکت چاہتے ہو، تو اُس کے خادموں میں شامل ہو جاؤ۔ ہاں، مگر ہم میں سے بعض، —جنہوں نے ایمان کا اقرار کر لیا ہے، شاید پھر بھی کبھی کبھار مسیح سے اپنا چہرہ چھپاتے ہیں

## VI.

بزدلی سے

کیا تم کبھی ایسی محفل میں رہے ہو جہاں مذہب کا مذاق اڑایا جا رہا تھا، اور تم نے محسوس کیا، "بہتر ہوگا کہ میں یہاں خاموش ہی رہوں؟" بعض اوقات یہ احتیاط کا تقاضا ہوتا ہے، بلکہ ضروری بھی ہوتا ہے—خاص طور پر جب تم اتنے کمزور محافظ ہو کہ کہیں مسیحیت کو نقصان نہ پہنچا دو۔ لیکن پھر بھی، سب سے کمزور محافظ کے لیے اپنی تلوار ٹوٹ جانا بہتر ہے بجائے اس کے کہ وہ مکمل بزدل بن جائے۔ کتنی ہی بار ہم مسیح کے لیے بول سکتے تھے، مگر ہمیں صرف بزدلی نے روک دیا! یہ عقل مندی نہیں تھی، یہ کھلی بزدلی تھی۔ ہمیں لگا کہ لوگ ہمیں برا بھلا کہیں گے، اس لیے ہم نے مسیح کی بے عزتی کر دی، محض اس ڈر سے کہ کوئی ہمیں طنز کا نشانہ نہ بنائے یا ہمارا مذاق نہ اڑائے—اور وہ بھی ایسے لوگوں کی طرف سے جن کی رائے کا ہمارے لیے کوئی وقعت نہیں ہونی چاہیے تھی۔

میں چاہتا ہوں کہ ہر جگہ مسیح کے لیے زیادہ دلیری ہو۔ اعلیٰ حلقوں میں، جو کوئی مسیح کا اقرار کرے گا، اُسے آزمائشوں سے گزرنا پڑ سکتا ہے، لیکن اُسے چاہیے کہ وہ جرأت کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ اور محنت کش طبقے میں، دکانوں اور فیکٹریوں میں،

اکثر مسیحیوں کا بے رحمی سے مذاق اڑایا جاتا ہے، لیکن جو شخص اتنا نازک مزاج ہو کہ وہ یہ سب برداشت نہ کر سکے، وہ ایسے عظیم خداوند کے لائق نہیں۔

ہمارے بزرگ اتنے کمزور نہیں تھے کہ محض طنز کے چند جملے اُنہیں ڈرا دیتے۔ وہ تو آگ کے الاؤ میں بھی جھجکے نہیں! وہ خداوند یسوع کے لیے مرنے کو تیار تھے۔ تو پھر ہم کیا کریں؟ کیا ہم بزدلی دکھائیں؟ کیا ہم کسی عام لڑکی کے سوالات سے ڈر جائیں؟ یا چند نادان لوگ جو مقدس چیزوں کا مذاق اڑاتے ہیں، ہمیں اپنے نجات دہندہ سے انکار کرنے پر مجبور کر دیں؟

اوہ، بھائیو! اپنی جان کو اتنا سستا مت بیچو۔ اُن کے طنز کی پروا نہ کرو۔ کبھی بھی مسیح سے اپنا چہرہ نہ چھپاؤ۔ کھل کر اُس کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور بے دینوں، گناہ گاروں، اور ظلم کرنے والوں سے کوئی رشتہ نہ رکھو۔ اگر مسیح کو تضحیک کا نشانہ بنایا جا رہا ہے، تو مجھے بھی اُس کے ساتھ کھڑا کر دو، اور جو تمہیں اچھا لگے مجھ پر اچھا لگے۔ اگر مسیح کے نام کو ذلیل کیا جا رہا ہے، تو میرے نام کو بھی اُس کے ساتھ جوڑ دو اور اُسے بھی طعن و تشنیع کا نشانہ بنا دو۔ میرے اور اُس کے نام کو آپس میں باندھ دو اور ہمیں تمہاری بدنامی کا مرکز بنا دو۔ مجھے اِس پر فخر ہوگا! مسیح کی بدنامی، مصر کے تمام خزانوں سے بڑھ کر دولت ہے۔ پس، پیارے مسیحیو، اُس سے اپنے چہرے نہ چھپاؤ، اور اُس کے مشن کی حمایت کرنے سے نہ گھبراؤ۔

مجھے یقین ہے کہ ہم میں سے اکثر، اگر سب نہیں تو، جو ایمان رکھتے ہیں، سچے دل سے اعتراف کریں گے کہ ہم نے کئی بار مسیح سے اپنا چہرہ چھپایا ہے

:یہ رہی آپ کی درخواست کردہ اردو بائبل کی زبان اور انداز میں ترجمہ شدہ عبارت

## VII

اُس کے ساتھ دائمی رفاقت میں نہ چلنے سے .

میں نے ایک بار ایک بھائی سے پوچھا کہ اُسے آخری بار یسوع مسیح کے ساتھ رفاقت کا لطف کب آیا تھا۔ اُس کا جواب حیران کن تھا۔ اُس نے کہا، "مجھے افسوس ہے کہ آپ نے مجھ سے یہ سوال کیا، اور پھر بھی میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ اگر آپ مجھ سے پوچھتے کہ کیا میں دعا میں قائم رہا ہوں، تو میں کہتا، 'ہاں، کسی حد تک گرمجوشی کے ساتھ، میں ہمیشہ دعا کرتا ہوں۔' اگر آپ دریافت کرتے کہ کیا میں اپنے ہم جنسوں کے سامنے ایمانداری اور راست بازی سے چلنے کی کوشش کرتا ہوں، تو میں کہتا، 'ہاں، خدا کا شکر ہے، مجھے امید ہے کہ میں نے اپنے قدموں کو نہیں پھسلنے دیا،' لیکن جب آپ پوچھتے ہیں، 'تمہیں یسوع کے ساتھ حقیقی رفاقت رکھے کتنا عرصہ ہو گیا؟' تو میں شرمندہ ہو کر اقرار کرتا ہوں کہ کئی دن گزر چکے ہیں جب میں نے اس "اعلیٰ فضل کا تجربہ کیا تھا۔"

کیا تمہارے ساتھ بھی ایسا ہی ہے، میرے عزیز بھائیو اور بہنو جو مسیح میں ہو؟ اگر ایسا ہے تو یہ بہت ہی افسوسناک ہے۔ ہمارا دل، اگر ہم ایماندار ہیں، تو مسیح سے بیاہا گیا ہے۔ سو بتاؤ، کیا یہ عجیب نہیں ہوگا کہ کوئی بیوی اپنے شوہر کے ساتھ رہتے ہوئے ہفتوں اور مہینوں تک اُس سے منہ موڑ لے؟ کہ اُن کے درمیان کوئی محبت بھرا کلام نہ ہو، بلکہ فقط روزمرہ کی رسمی گفتگو ہو، بغیر کسی سچے تعلق یا بھروسے کے؟

اور شاید تم میں سے کچھ لوگ ہر صبح اور رات کو تھوڑی بہت دعا کرتے ہو کیونکہ تم سمجھتے ہو کہ یہ ضروری ہے۔ مخصوص اوقات میں تم مسیح کی عزت کرتے ہو، اور پھر دنیا کی طرف نکل جاتے ہو، اور کسی نہ کسی حد تک اُس سے دور ہو جاتے ہو، اور جب گھر واپس آتے ہو، تو تمہیں اُس کے ساتھ رفاقت کی کوئی خاص تڑپ نہیں ہوتی۔ یوں، جب تم خود اُس کے چہرے کا طالب نہیں ہوتے، تو حقیقت میں تم اُس سے اپنا چہرہ چھپا لیتے ہو۔ یہ کوئی چہرہ بہ چہرہ رفاقت نہیں۔

یاد رکھو، میں تمہیں التجا کرتا ہوں، کہ اُس کی محبت تمہارے لیے دائمی ہے، اگرچہ تمہاری محبت مسیح کے لیے سرد ہو سکتی ہے۔ اگر تم اُس کی رفاقت کے بغیر گزارہ کر سکتے ہو، تو وہ تمہاری رفاقت میں مسرت پاتا ہے۔ غزل الغزلات میں یہ لکھا ہے، "مجھے اپنا چہرہ دکھا، اپنی آواز سنا، کیونکہ تیری آواز شیریں ہے، اور تیرا چہرہ دلکش ہے۔"

اگر تم نے مسیح سے یہ کہا ہوتا، تو یہ سمجھنا آسان ہوتا، مگر جب وہ تم سے یہ فرماتا ہے، تو یہ نہایت عجیب و غریب ہے۔ اُس کی محبت اُسے ترغیب دیتی ہے کہ وہ تمہارے ساتھ رفاقت رکھے۔ کیا تم اُسے رد کرو گے؟ کیا تم اُسے انکار کرو گے؟ یقیناً تم کہو گے، "کیا تُو میرے بارے میں اتنا سوچتا ہے؟ مجھے تو تجھ سے وہ کہنا چاہیے تھا جو تُو نے مجھ سے کہا، تُو نے ایک "نگاہ سے اور اپنی گردن کے ایک بار سے میرا دل موہ لیا ہے، اے میری بہن، اے میری دلہن



نہیں، بلکہ یہ تو وہ کلام ہے جو اُس نے کہا، جس سے میں نے بار بار اپنا چہرہ چھپایا ہے۔ اور کیا یہ قیمتی مسیح مجھ سے ایسا محبت رکھتا ہے؟ کیا اُس نے، جو زندگی کا شہزادہ ہے، اپنی محبت میرے دل پر مرکوز کر دی ہے؟ کیا وہ میری بمکلامی سے خوش ہوتا ہے، کیا وہ میری اُس کے ساتھ رفاقت میں مسرت پاتا ہے؟ اوہ! پھر میں خاموش نہیں رہ سکتا، مجھے پکارنا ہوگا، "اے میرے خداوند، اور میں تجھ سے اپنی غم و خوشی کہوں گا، اور تُو مجھ سے اپنا دل بیان کرے گا، اور ہم ایسے راز و نیاز "اُکریں گے جن کا دنیا کو کچھ علم نہیں

خداوند کا بھید اُن کے ساتھ ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں۔" پس اُئیے، ہم مسیح سے اپنی محبت کا اقرار کریں۔ ہم نے، گویا، اُس" سے اپنا چہرہ چھپا لیا تھا۔ بتاؤ، کب اور کیسے تم نے ایسا کرنا شروع کیا؟ تم پہلے اُس کے چہرہ کے نور میں خوشی مناتے تھے، تم نے اپنا چہرہ کیوں چھپا لیا؟ کیا تم دنیاوی ہو گئے؟ کیا تم نے کسی زمینی شے سے حد سے زیادہ محبت کر لی؟ کیا تم نے دعا میں سستی برتی؟ کیا تم نے کسی آزمائش کے سامنے جھکاؤ دکھایا؟

پیارے ایماندارو، جو بھی سبب ہو، یاد رکھو، یسوع مسیح نے تمہیں طلاق نہیں دی۔ اُس نے فرمایا، "لوٹو، اے برگشتہ بیٹو؛ کیونکہ میں تمہارا مالک ہوں، خداوند فرماتا ہے۔" پس واپس آؤ، ابھی واپس آؤ، جب ہم خداوند کے مائدہ کے گرد اکٹھے ہو رہے ہیں، اے تم جو خداوند سے محبت رکھتے ہو، مگر اُس کے ساتھ رفاقت کھو بیٹھے ہو، دعا کرو—دعا کرو کہ یہ لمحہ خوشیوں کے ایک نئے دور کی ابتدا ہو۔

اوہ! کاش ہم ہمیشہ یسوع پر نظریں جمائے رکھیں، اور یسوع ہم پر نظر رکھے! کاش ہم اُس پیاری رفاقت کو قائم رکھیں، اور کبھی اُسے توڑنے نہ دیں، جب تک کہ وہ نہایت قریب اور جلالی صحبت میں تبدیل نہ ہو جائے، دریا کے اُس پار، جہاں کوئی چیز اس پاکیزہ مسرت کو مکدر نہ کر سکے!

اُٹھو، اُٹھو، اے ایماندارو، اپنے غموں سے، اپنی فکروں سے، اپنی پریشانیوں اور مشغولیات سے، اُٹھو، اور مالک کے قدموں میں بیٹھو، اور مریم کی مانند اُس کے پیار بھرے چہرے کو دیکھو، اور اُس کے فضل سے بھرپور وعدوں کو سنو۔ اُس سے اپنا چہرہ نہ چھپاؤ، وہ تم سے اپنا چہرہ نہ چھپائے گا۔

مجھے اپنے منہ کے بوسے دے، کیونکہ تیری محبت مے سے بہتر ہے۔" اور وہ تمہاری دعا کا جواب دے گا، اور تمہارے دل" کو مقدس محبت کی حرارت سے بھر دے گا۔ کاش یہ ہمیشہ ہمارے ساتھ ہو! آمین۔